سوال

صلوۃ التسبیح

جواب

سوال : سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کیا یہ دوا نوافل جیسے تراویح یا تہجد میں سجود اور رکوع میں پڑھنی چاہیے ؟ اگر ہاں تو کتنی بار پڑھیں اور اسکا کیا طریقہ ہونا چاہیے ؟

جواب : صلوۃ التسبیح کی نماز کے بارے بعض روایات میں ہمیں یہ دعا ۳۰۰ مرتبہ پڑھنے کو ملتی ہے یعنی ۴ رکعات میں ۳۰۰ مرتبہ اور ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ یہ تسبیح مکمل کی جائے گی۔ یہ روایت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور سنن الترمذی اور سنن ابی داؤد میں ہے۔
لیکن یہ واضح رہے کہ صلوۃ التسبیح کی اس روایت کو بعض اہل علم مثلاً امام احمد بن حنبل، امام ابن تیمیہ، شیخ صالح العثیمین رحمہم اللہ وغیرہ نے ضعیف قرار دیتے ہیں اور اسی وجہ سے اس نماز کو بھی دین میں ثابت نہیں سمجھتے ہیں۔
جبکہ اہل علم کی ایک جماعت نے صلوۃ التسبیح کی روایت کو قابل احتجاج قرار دیا ہے، ان اہل علم میں امام دار قطنی، خطیب بغدادی، امام حاکم، امام سیوطی، حافظ ابن حجر اور علامہ البانی رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں لہذا ان اہل علم کے نزدیک یہ نماز ثابت ہے۔

السؤال

ما حکم صلاۃ التسابیح؟

ھل ورد فیھا حدیث صحیح وما ھو؟

جزاکم اللہ خیرا

الإجابة

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ أما بعد: فقد اختلف الفقہاء رحمہم اللہ تعالی فی صلاۃ التسابیح فذہب الجمہور إلی استحبابہا قال ابن عابدین ~ "وحدیثہا حسن لکثرۃ طرقہ ووہم من زعم وضعہ وفیہا ثواب لا یتناہی ومن ثم قال بعض المحققین: لا یسمع بعظیم فضلہا ویترکہا إلا متہاون بالدین والطعن فی ندبہا بأن فیہا تغییراً لنظم الصلاۃ إنما یأتی علی ضعف حدیثہا فإذا ارتقی إلی درجۃ الحسن أثبتہا وإن کان فیہا ذلک "~ ~ اہ وقال الصاوي فی حاشیتہ ~ "وصفۃ صلاۃ التسابیح التی علمہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعمہ العباس وجعلہا الصالحون من أورادہم طریقتہم وورد فی فضلہا أن من فعلہا ولو مرۃ فی عمرہ یدخل الجنۃ بغیر حساب ... "~ ~ وقال الخطیب الشربینی ~ "وما تقرر من أنہا سنۃ ہو المعتمد کما صرح بہ ابن الصلاح وغیرہ وذہب الحنابلۃ إلی عدم سنیتہا وجواز فعلہا لجواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الأعمال وذہب بعضہم إلی القول باستحبابہا قال البہوتی فی کشاف القناع ~ "یفعلہا أي صلاۃ التسبیح علی القول باستحبابہا کل یوم مرۃ "~ ~ وقال الرحیبانی فی مطالب أولی النہی ~ "ولا تسن صلاۃ التسبیح قال الإمام أحمد: ما یعجبنی قیل لم قال لیس فیہا شیء یصح ونفض یدہ کالمنکر ولم یرہا مستحبۃ قال الموفق وإن فعلہا إنسان فلا بأس لجواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الأعمال "~ ~ اہ. ہذا عن حکم صلاۃ التسابیح عند أہل العلم من أہل المذاہب الأربعۃ وأما الحدیث الوارد فیہا فقد رواہ أبو داود والترمذي وابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للعباس: "یا عماہ ألا أعطیک؟ ألا أمنحک؟ ألا أحبوک؟ ألا أفعل بک عشر خصال إذا أنت فعلت ذلک غفر اللہ لک ذنبک أولہ وآخرہ وقدیمہ وحدیثہ وخطأہ وعمدہ، وصغیرہ وکبیرہ، وسرہ وعلانیتہ، عشر خصال، أن تصلی أربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب وسورۃ، فإن فرغت من القرآن قلت: سبحان اللہ والحمد للہ ولا إلہ إلا اللہ واللہ أکبر خمس عشرۃ مرۃ، ثم ترکع فتقولہا وأنت راکع عشرا، ثم ترفع رأسک من الرکوع فتقولہا عشراً، ثم تہوي ساجداً فتقولہا وأنت ساجد عشراً، ثم ترفع رأسک من السجود فتقولہا عشراً، ثم تسجد فتقولہا عشراً، ثم ترفع رأسک فتقولہا عشراً فذلک خمس وسبعون فی کل رکعۃ، تفعل ذلک فی الأربع رکعات إن استطعت أن تصلیہا فی کل یوم مرۃ فافعل، فإن لم تفعل ففی کل جمعۃ مرۃ، فإن لم تفعل ففی کل شہر مرۃ، فإن لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ، فإن لم تفعل ففی عمرک مرۃ". وقد اختلف الحفاظ فی الحکم علی ہذا الحدیث فمنہم من صححہ

ومنهم من ضعفه والذين صححوه هم جمهور المحققين، ومن هؤلاء: الدارقطني، والخطيب البغدادي، وأبو موسى المدني وكل ألف فيه جزءًا، وأبو بكر بن أبي داود، والحاكم، والسيوطي، والحافظ ابن حجر، والألباني، وغيرهم ومن ضعفوا الحديث ابن الجوزي، وسراج الدين القزويني، وشيخ الإسلام ابن تيمية، والإمام أحمد، وغيرهم الآن الحافظ ابن حجر قال: (قلت: وقد جاء عن أحمد أنه رجع عن ذلك (أي عن تضعيف الحديث) فقال علي بن سعيد النسائي: سألت أحمد عن صلاة التسبيح، فقال: لا يصح فيها عندي شيء قلت: المستمر بن الريان عن أبي الجوزاء عن عبد الله بن عمرو، فقال: من حدثك؟ قلت: مسلم بن إبراهيم، قال: المستمر ثقة، وكأنه أعجبه. والحق إن شاء الله تعالى أن الحديث لا ينزل عن درجة الحسن لكثرة طرقه التي يتقوى بها كما يقول الحافظ ابن حجر في أجوبته المشهورة على أسئلة عن أحاديث رميت بالوضع اشتمل عليها كتاب المصابيح للإمام البغوي، وهذه الأجوبة ملحقة بالجزء الثالث من كتاب مشكاة المصابيح للخطيب التبريزي لمن أراد الاطلاع عليها.. والله أعلم

دكتور عبد الله الفقيه